سورة آل عمران

آيات ١٧٦ - ١٦٩

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ
۱۶۹ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ
مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۱۷۰ ۘ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ
فَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۷۱ ۚۛ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۱۷۲ ۚ
اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّ
قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۱۷۳ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ
يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۱۷۴
اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
۱۷۵ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ
اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۱۷۶

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ‌ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَۙ ﴿۱۶۹﴾

وَلَا تَحۡسَبَنَّ - اور نہ ہرگز خیال کرو

حَسِبَ يَحۡسَبُ ، حِسۡبَانًا - گمان کرنا، خیال کرنا

تَحۡسَبَنَّ - نّ تاکید ثقیلہ

الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا - ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

اَمۡوَاتًا - مردہ

بَلۡ اَحۡيَآءٌ - بلکہ (وہ) زندہ ہیں

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ - اپنے رب کے پاس

يُرۡزَقُوۡنَ - ان کو رزق دیا جاتا ہے

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾

فَرِحِيْنَ - بہت ہی خوش ہیں

فَرِحَ يَفرَحُ ، فَرَحًا - خوش ہونا، شادمان ہونا

بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ - اس سے جو دیا ان کو اللہ نے

آتَی يُؤْتِي ، إِيتَاءٌ - دینا (IV)

مِنْ فَضْلِهٖ - اپنے فضل سے

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ - اور وہ خوشی مناتے ہیں

اِستَبشَرَ يَسْتَبْشِرُ ، اِسْتِبْشَارًا - خوش ہونا (X)

بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ -ان کی جو (ابھی) نہیں ملے ان سے

لَحِقَ يَلْحَقُ ، لَحَاقًا
ملنا، پہنچنا، پکڑنا

مِّنْ خَلْفِهِمْ - ان کے پیچھے (رہ جانے والوں میں) سے

اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - (اور یہ کہ) کوئی خوف نہیں ہے ان پر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - اور نہ وہ غم گین ہوں گے

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ ﴿۱۶۹﴾
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو، وہ تو حقیقت میں زندہ
ہیں، اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا
ہے اُس پر خوش و خرم ہیں، اور مطمئن ہیں کہ جو اہل ایمان انکے پیچھے دنیا میں رہ گئے
ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں ان کے لیے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے

Think not of those who are slain in Allah's way as dead. Nay, they live, finding their sustenance in the presence of their Lord

They rejoice in the bounty provided by Allah: And with regard to those left behind, who have not yet joined them (in their bliss), the (Martyrs) glory in the fact that on them is no fear, nor have they (cause to) grieve

محمد اقبال

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾

شہداء کی عظمت اور ان کا بلند مقام

- شہداء کے مقام و مرتبہ کو واضح فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان تمام اسباب کا سد باب کر دیا ہے جو منافقین مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے تھے
- اب یہاں انہیں ایک اور عظیم رتبے سے سرفراز کیا جارہا ہے اور وہ یہ کہ انہیں مردہ مت کہو، اللہ کی راہ میں وہ جان قربان کر کے امر ہوگئے ہیں انہوں نے حیات جاودانی پالی ہے، وہ اللہ کے ہاں رزق پاتے ہیں اور ایک ایسی زندگی بسر کرتے ہیں جس کا شعور دنیا کے انسانوں کو نہیں

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ - ۲/۱۵۴

- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے۔ وہ جنتی محلوں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں، طلائی قندیلیں جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں، جب انھوں نے کھانے پینے، رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انھیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں ولا تحسبن الذین قتلوفی سبیل اللہ امواتا۔ الی آخرہ۔ (ابوداؤد - مستدرک)

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ۙ‏ ﴿۱۶۹﴾

- شہید اور شہادت کے اس قرانی تصور کو دل میں اتار لینے کے بعد اس کائنات اور کائنات میں موجود اشیاء کے بارے میں انسان کی سوچ بدل جاتی ہے، موت و حیات کے بارے میں نقطۂ نظر یکسر تبدیل ہو جاتا ہے اور ایک مسلمان کے شعور میں عظیم انقلاب برپا ہوتا ہے
- یہی وہ نظریہ اور تصور ہے جو ایک مومن کو دوسرے انسانوں سے ممیّز کرتا ہے
- انسانی افکار کی اصلاح کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ درست اور صحیح اعمال اختیار کرنے کیلئے افکار کی اصلاح کرنا قرآنی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔
- شہادت کا مقام ۔ اللہ کے راستے میں (اس کے دین کی خاطر) زندگی قربان کر دینے سے عبارت ہے
- شہادت کوئی مقصد اور منزل نہیں بلکہ اس کا مقصد دین حق کی پاسداری اور حفاظت ہے اور یہ محض اللہ کی رضا کی خاطر ہو ۔یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ نے اس کو ایک عظیم مقام اور مرتبہ عطا فرمایا

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

شہداء کے اعزاز و اکرام

- جنت میں شہداء کے لیے شرف، ابدی زندگی، قرب الٰہی اور جنتِ نعیم سے لطف اندوزی
- یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر لطف و عنایات کے سبب
- وہ اپنے جن متعلقین کو دنیا میں چھوڑ گئے تھے (ان کے ہمراہ جہاد کرنے والے) ان کے متعلق بھی ان کو یہ خوشی ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں رہ کر نیک عمل اور جہاد میں مصروف رہیں تو ان کو بھی یہاں آ کر یہی نعمتیں اور درجات عالیہ ملیں گے
- شہیدوں کا دوسرے مجاہدین کی سعادت مندی اور ان کیلئے راہ خدا میں قتل ہونے والوں کے مقام پر فائز ہونے کی آرزو کرنا
- احادیث مبارکہ میں شہداء کے لیے اللہ کی طرف سے بے شمار اعزات اوت انعامات کا تذکرہ ہے (آگے اضافی مواد میں ملاحظہ فرمائیں) ان میں سے ایک بہت بڑے انعام کا ذکر یہاں کہ انہیں اپنی پہلی زندگی کے بارے میں کوئی ملال ہوگا اور نہ آئندہ کے لیے کوئی خوف

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚ

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ - وہ خوشی مناتے ہیں

بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ - ایک ایسی نعمت کی جو اللہ (کی طرف) سے ہے

وَ فَضۡلٍ - اور فضل کی

وَّ اَنَّ اللّٰهَ - اور یہ کہ اللہ

لَا يُضِيۡعُ - ضائع نہیں کرتا

أَضَاعَ يُضِيْعُ ، إِضَاعَةً - ضائع کرنا (IV)

اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - ایمان لانے والوں کے اجر کو

وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر شاداں وفرحاں ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا

They rejoice because of favour from Allah and kindness, and that Allah wastes not the wage of the believers.

ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْا۟ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا ۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا مانا

اِسْتَجَابَ یَسْتَجِیْبُ ، اِسْتَجَابَةً
قبول کرنا ، حکم ماننا (X)

اردو میں : جواب، اجابت (دعا کی قبولیت)، مستجاب (مقبول)

لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۔ اللہ کا اور رسول ؐ کا

مِنْۢ بَعْدِ مَآ ۔ اس کے بعد کہ جو

اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۔ پہنچا ان کو چرکہ (زخم)

(جنگ احد کی ہزیمت کا زخم)

لِلَّذِیْنَ ۔ ان کے لیے جنہوں نے

اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ ۔ درجۂ احسان پر کام کیا ان میں سے

وَ اتَّقَوْا ۔ اور تقویٰ اختیار کیا

اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔ عظیم بدلہ ہے

اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَہُمُ الۡقَرۡحُ ؕۛ لِلَّذِیۡنَ
اَحۡسَنُوۡا مِنۡہُمۡ وَ اتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ۚ

جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہا اُن میں
جو اشخاص نیکوکار اور پرہیزگار ہیں اُن کے لیے بڑا اجر ہے

Of those who answered the call of Allah and the Messenger, even after being wounded, those who do right and refrain from wrong have a great reward;-

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ﴿۱۷۲﴾

غزوہ حمراء الاسد کے مجاہدین کی توصیف

- روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیات "حمراء الاسد" کے مجاہدین کے بارے میں ہے
- جنگ احد کے بعد رسالت مآب ﷺ واپس ہوئے تو مشرکین کو چونکہ اس شکست کی وجہ سے مسلمانوں کی کمزوری کا احساس اور اپنی قوت کا ذرا غرہ ہوگیا تو مقام رجاء میں ٹھہر کر انھوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ پھر پلٹ کر دوبارہ مدینہ پر حملہ کریں
- نبی اکرم ﷺ کو اس کا اندازہ پہلے ہی ہو گیا تھا لہٰذا آپ ﷺ نے حکم دیا کہ جنگ احد میں شریک ہونے والا لشکر دوسری جنگ کے لیے تیار ہو جائے آپ ﷺ نے یہ حکم خصوصیت سے دیا کہ جنگ احد کے زخمی بھی لشکر کی صفوں میں جا شامل ہوں (اور احد میں شامل نہ ہونے والے کو شامل نہ ہونے دیا)
- مسلمان اگرچہ زخموں سے چور، غم سے نڈھال، اور اندیشہ وخوف سے دوچار تھے، لیکن آپ ﷺ سے جہاد کی یہ صدا سن کر سب آن حاضر ہوئے
- مسلمانوں کا یہ لشکر آپ ﷺ کی قیادت میں مدینے سے آٹھ میل دور حمراء الاسد پہنچ کر خیمہ زن ہوا
- مشرکین نے مدینے سے ۳۶ میل دور مقام رَوحاء پر پہنچ کر جب پڑاؤ ڈالا تو آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور انہیں اپنی اس غلطی کا احساس ہوا کہ انہوں نے مسلمانوں کا پیچھا کیوں نہ کیا...

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؕۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾

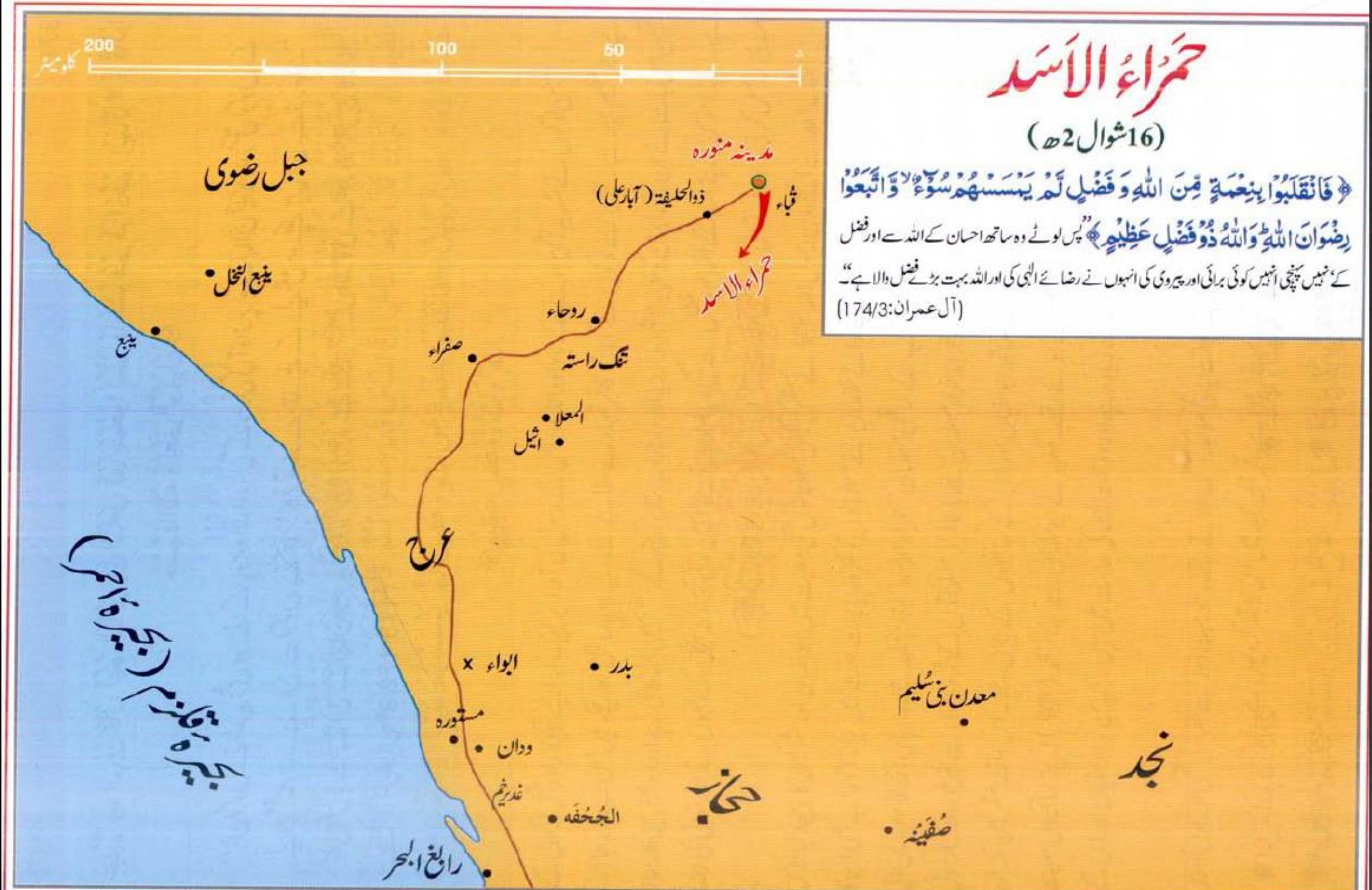

حمراء الاسد

(16شوال 2ھ)

﴿ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴾ "پس لوٹے وہ ساتھ احسان کے اللہ سے اور فضل کے، نہیں پہنچی انہیں کوئی برائی اور پیروی کی انہوں نے رضائے الٰہی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔"
(آل عمران:174/3)

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌۚ ﴿۱۷۲﴾

صحابہ کرامؓ کا بے مثال کردار

- باوجود انتہائی مشکل حالات کے جس طرح مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ کی آوز پہ لبیک کہا، اللہ تعالیٰ نے یہاں ان کے جذبہ جہاد، سرفروشی اور سمع وطاعت کی توصیف فرمائی
- ایک ایسی جنگ کے فوراً بعد جس میں مسلمانوں کو سخت زک پہنچی، کسی ایک صحابی نے یہ بھی نہ کہا کہ ابھی تو ہم سنبھلے بھی نہیں یا یہ کہ کیا ضرورت ہے قریش کا پیچھا کرنے کی؟
- انکار تو دور کی بات یہاں تو کوئی ادنٰی سا تساہل بھی نظر نہیں آتا ۔ بلکہ بنو عبد الاشہل کے دو نوجوان بھائیوں کا واقعہ تو تاریخ کے صفحات میں جگمگا رہا ہے ......
- اللہ جب کسی قوم کو دنیا میں انقلاب لانے کے لیے منتخب کرتا ہے تو اس کا ہر اول دستہ ایسے ہی لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں اپنے عظیم مقصد کے سامنے نہ خیریتِ جان کا خیال، نہ راحتِ تن کی فکر اور صحتِ داماں کی پرواہ ہوتی ہے، ان کے نزدیک تو جسم و جاں ہے ہی اسی لیے کہ اس مقصد میں کام آئے
- وبال دوش ہے سر جسمِ ناتوں پہ مگر لگا رکھا ہے ترے خنجر وسناں کے لیے
- جسم ناتواں پر اپنے سر کے اس "بوجھ" کو صرف اس لیے اٹھائے پھر رہے ہیں کی تیرا اشارہ ہو اور ہم اپنے سر کو کٹوا کر تیری امانت کے اس بوجھ سے سبکدوش ہو جائیں۔

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ﴿۱۷۳﴾

اَلَّذِیْنَ - وہ لوگ

قَالَ لَهُمُ النَّاسُ - کہا جن سے لوگوں نے

اِنَّ النَّاسَ - کہ لوگوں نے

قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ - یقیناً جمع کی ہے (قوت) تمہارے لیے

فَاخْشَوْهُمْ - پس تم ڈرو ان سے

خَشِيَ يَخْشَى ، خَشْيَةً و خَشْيًا - ڈرنا، خوف کھانا

فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا - تو اس (بات) نے زیادہ کیا ان کو بلحاظ ایمان کے

وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ - اور کہا ہم کو کافی ہے اللہ

وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ - اور کتنا اچھا ہے (وہ) وکیل

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾

اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ، "تمارر ے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوئی ہیں، اُن سے ڈرو"، تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور اُنھوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے

Men said to them: "A great army is gathering against you": And frightened them: But it (only) increased their Faith: They said: "For us Allah sufficeth, and He is the best disposer of affairs."

محمد اقبال

اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ‌ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾

صحابہ کی پامردی واستقلال

- یہاں اصحابِ رسول ﷺ کے ایک اور امتحان کا ذکر فرمایا جارہا ہے کہ یہ زخمی اور محدود تعداد میں لیکن شجاعت اور وجاہت کی علامت ابھی گھر سے نکلنے نہیں پائے یا راستے میں ہیں کہ ان تک افواہیں پہنچنا شروع ہو گئیں کہ قریش اتنی بڑی فوج لے کر مدینہ پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں
- یہ خبریں ایک منظّم مہم کے طور پر قریشِ مکہ کی جانب سے پھیلائی گئیں جن کو آگے پھیلانے میں منافقین کا کردار بھی تھا کہ مسلمانوں کا مورال پست ہو کہ وہ خوف زدہ ہو کر گھٹنے ٹیک دیں گے
- لوگوں اور قوموں کے مورال کو گرانے میں جھوٹ، افواہ سازی اور پروپیگنڈے کا کردار
- لیکن مسلمانوں کی طرف سے جو جذبہ، جرأت اور بہادری سامنے آئی اس کی کوئی دوسری مثال کہاں سے لائی جاسکتی ہے؟
- یہ زخمی مسلمان بجائے صورتحال سے متاثر ہونے کے اور زیادہ ثابت قدمی کی تصویر بن گئے۔ ان کے دلوں میں موجزن ایمان کا اظہار جس زبان سے ہوا، اللہ تعالیٰ نے وہ الفاظ تا ابد اپنی کتاب میں ثبت فرما دیئے، انھوں نے وہ بات کہی جو ہمیشہ وہ لوگ کہا کرتے ہیں جنھیں اللہ پر بے پناہ یقین ہوتا ہے۔ بے ساختہ ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے : حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ - (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ ہمارا بہترین کارساز ہے)

فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾

اِنْقَلَبَ يَنْقَلِبُ ، اِنْقَلَابًا ۔ لوٹنا، پھیرنا، واپس ہونا (VII)

فَانۡقَلَبُوۡا - پھر وہ لوگ پلٹے

بِنِعۡمَةٍ - ایک ایسی نعمت کے ساتھ جو

مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ - اللہ (کی طرف) سے تھی اور کچھ فضل کے ساتھ

لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ - نہیں چھوا ان کو

سُوۡٓءٌ - کسی برائی نے

وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ - اور انہوں نے پیروی کی اللہ کی رضا کی

وَ اللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ - عظیم فضل والا ہے

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾

آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے، ان کو کسی قسم کا
ضرر بھی نہ پہنچا اور اللہ کی رضا پر چلنے کا شرف بھی انہیں حاصل ہو گیا، اللہ بڑا
فضل فرمانے والا ہے

And they returned with Grace and bounty from Allah: no harm ever touched them: For they followed the good pleasure of Allah: And Allah is the Lord of bounties unbounded.

فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾

حمراء الاسد سے کامیاب واپسی

- نبی اکرم ﷺ تین دن تک مسلمان لشکر کے ہمراہ حمراء لاسد میں ٹھہرے رہے
- قرب وجوار کی بستیوں اور قبائل سے بھی لوگ پہنچے اور عربوں کی روایت کے مطابق وہاں ایک بازار لگ گیا اور تجارت شروع ہو گئی
- مسلمانوں نے تین دن تک خوب تجارت سے فائدہ اٹھایا اور قرب وجوار کی بستیوں میں خود بخود یہ پیغام پہنچ گیا کہ مسلمان زخمی ضرور ہیں لیکن کمزور نہیں۔
- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر اللہ نے ان مسلمانوں پر جو انعامات فرمائے اس کا ذکر:

1. کفار کے قلوب میں رعب اور اتنی ہیبت ڈال دی کہ وہ میدان میں مقابلے کو ہی نہیں آئے جس کی وجہ سے اس دفعہ قتل و قتال کی نوبت ہی نہ آئی
2. ان مجاہدین نے حمرالاسد کے بازار میں تجارت کا مال خریدا اور اس مال سے اللہ نے ان کو مالامال ہی کر دیا۔ ان کی اس تجارت سے ان کو اتنا نفع ہوا کہ اس کو خود اللہ تعالیٰ نے "فضل" قرار دیا۔
3. تیسرا انعام جو پہلے دونوں انعامات سے بھی بڑھ کر ہے وہ ہے "وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ" یعنی رضائے الٰہی کا حصول جو اس جہاد میں ان غازیوں کو خاص طور پر حاصل ہوا۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

اِنَّمَا - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ - یہ شیطان

يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ - خوفزدہ کرتا ہے (تم کو) اپنے چیلوں سے

خَوَّفَ يُخَوِّفُ ، تَخْوِيفًا
ڈرانا، خوف دلانا (II)

فَلَا تَخَافُوْهُمْ - پس تم مت ڈرو ان سے

وَ خَافُوْنِ - اور ڈرو مجھ سے

خَافُوْنِ - اصل میں خَافُوْنِي ہے (ي واحد متکلم محذوف ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ - اگر تم لوگ ہو ایمان لانے والے

سو یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے پس تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو

It is only the Evil One that suggests to you the fear of his votaries: Be ye not afraid of them, but fear Me, if ye have Faith

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾

غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کا ضمیمہ

- ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو مسلمانوں کو فوج قریش کی طاقت سے ڈراتے ان کے دلوں کو کمزور کریں
- احد سے پلٹتے ہوئے ابو سفیان مسلمانوں کو چیلنج دے گیا تھا کہ آئندہ سال بدر میں ہمارا تمہارا پھر مقابلہ ہوگا۔ مگر جب وعدے کا وقت قریب آیا تو اس کی ہمت نے جواب دے دیا اور مقابلے کے لیے نہ نکلا
- لیکن اس نے پہلو بچانے کے لیے یہ تدبیر کی کہ خفیہ طور پر ایک شخص کو بھیجا جس نے مدینہ پہنچ کر مسلمانوں میں یہ خبریں مشہور کرنی شروع کیں کہ اب کے سال قریش نے بڑی زبردست تیاری کی ہے اور ایسا بھاری لشکر جمع کر رہے ہیں جس کا مقابلہ تمام عرب میں کوئی نہ کر سکے گا۔
- اس چال کے جواب میں نبی اکرم ﷺ ۱۵۰۰ صحابہ کو لیکر بدر کے طرف نکلے اور آٹھ روز تک بدر کے مقام پر اس کے انتظار میں مقیم رہے پھر جب یہ خبر معلوم ہو گئی کہ کفار مقابلے کے لیے نہیں آئے تو آپ ﷺ مدینہ واپس تشریف لے آئے
- دشمن کبھی اپنی افرادی قوت اور کبھی اپنے وسائل جنگ سے مسلمانوں کو ہراساں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دشمن کے یہ حربے دراصل شیطان کی چالیں ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ شیطان اور ان کے چیلوں سے نہیں مجھ سے ڈرو اگر حقیقی ایمان والے ہو

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ

وَلَا يَحْزُنْكَ - اور نہ غمگین کریں آپ کو

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ - وہ جو باہم سبقت کرتے ہیں

(س ر ع)
سَارَعَ يُسَارِعُ ، مُسَارَعَةً - باہم جلدی کرنا، باہم آگے بڑھنا (III)

فِى الْكُفْرِ - کفر میں

اِنَّهُمْ - یقیناً وہ لوگ

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا - ہرگز نقصان نہیں کریں گے اللہ کا کچھ بھی

يُرِيْدُ اللّٰهُ - ارادہ کرتا ہے اللہ

اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ - کہ وہ نہ بنائے ان کے لیے

حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ - کوئی حصہ آخرت میں

حَظ - حصہ، نصیب

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ - اور ان کے لیے ایک عظیم عذاب ہے

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــًٔا ؕ يُرِيْدُ
اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

(اے پیغمبرؐ) جو لوگ آج کفر کی راہ میں بڑی دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ان کی سرگرمیاں تمہیں آزردہ نہ کریں، یہ اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اُن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے، اور بالآخر ان کو سخت سزا ملنے والی ہے

Let not those grieve thee who rush headlong into Unbelief: Not the least harm will they do to Allah: Allah's plan is that He will give them no portion in the Hereafter, but a severe punishment.

محمد اقبال

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ

غزوہ احد کے واقعات کا اختتامیہ

- غزوہ احد کے واقعات کا اختتام بہترین انداز میں
- اس غزوہ میں مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے تھے اور اس جنگ میں کفار کو فتح ہوئی اہلِ حق کے دلوں میں کچھ وساوس پیدا ہوئے کی ایسا کیوں ہوا؟
- دنیا کے کسی معرکے سے باطل کا فتح مندی کے ساتھ سامنے آنا اور طاقتور نظر آنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ باطل اس قدر طاقتور ہو گیا ہے کہ اس پر اب غلبہ نہیں پایا جاسکے گا یا یہ کہ باطل ہمیشہ کے لیے حق کے لیے مضر ہی رہے گا
- اسی طرح کسی معرکے میں سچائی کا شکست اور مصائب میں مبتلا ہونا یا سچائی کا کسی دور میں ضعف کا شکار ہو جانا ، اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اللہ نے حق کو بھلا دیا یا اس نے باطل کو آزاد چھوڑ دیا کہ وہ سچائی کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر تباہ کردے۔
- نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو تسلی کہ جو لوگ کفر کی راہ میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ان کی سرگرمیاں تمھیں آزردہ نہ کریں یہ لوگ ہزار کوشش کے باوجود آپ کا اور اس دین کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے ــــ اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے

اضافی مواد

Reference Material

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾

- قرآن مجید میں لفظ شہادت کا استعمال اصلاً دین حق کی گواہی دینے کے لیے ہے. اللہ کے خالق و مالک ہونے کی گواہی، اللہ کی توحید کی گواہی، محمد ﷺ کی صداقت اور رسالت کی گواہی، آخرت کے حق ہونے کی گواہی، خیر کی گواہی، قرآن کی حقانیت کی گواہی اور یہ گواہی صرف اپنے قول سے ہی نہیں عمل سے بھی دینی ہے ۔اسی معنی میں قرآن کی اصطلاح "شہادت علی الناس" وہ شہادت جو تمام مسلمانوں کا فرضِ منصبی ہے بحیثیت اُمت مسلمہ
- تاہم احادیث میں مقتول فی سبیل اللہ کے لیے لفظ شہید کا استعمال ہوا ہے- وہ جس شخص نے حق کے غلبے کی جدوجہد میں اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کر دی اس نے گویا کہ آخری درجے میں شہادت دے دی، دین کی خاطر اپنی زندگی دے کر گویا اپنی جان سے دین حق کی گواہی دے دی. اب وہ شہید (گواہ) کہلانے کا بتمام و کمال مستحق ہو گیا
- وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ' فَاُقْتَلُ ' ثُمَّ اُحْیَا ' ثُمَّ اُقْتَلُ ' ثُمَّ اُحْیَا ' ثُمَّ اُقْتَلُ (رواہ البخاري عن ابي هريره)
- اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ! میری دلی تمنا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جنگ کروں اور قتل ہو جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر مقتول ہو جاؤں (اللہ کی راہ میں) اور پھر مجھے زندہ کیا جائے اور پھر قتل کر دیا جاؤں.

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

○ اللہ تعالیٰ نے شہدا کو بہت بلند درجہ عطا فرمایا ہے، انبیاء و صدیقین کے ساتھ

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا- (النساء:٦٩)

اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے اِنعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں

○ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا : شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سات انعامات ہیں (1) خون کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور اسے جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے (2) اور اسے ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے (3) عذاب قبر سے اسے بچا دیا جاتا ہے (4) قیامت کے دن کی بڑی گھبراہٹ سے اسے امن دے دیا جاتا ہے (5) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (6) بہتر حور عین سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے (7) اور اپنے اقارب میں ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (مسند احمد)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

- حضور اکرم ﷺ احد کے دن حضرت مصعب بن عمیرؓ پر کھڑے ہوئے تھے اور حضرت مصعب زمین پر شہید پڑے تھے اس دن انہی کے ہاتھ میں حضور اکرم ﷺ کا جھنڈا تھا آپؐ نے یہ آیت پڑھی : مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (الاحزاب 23) ایمان والوں میں کچھ مرد ایسے ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھلایا پھر بعض تو ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنا ذمہ پورا کر لیا اور بعض ان میں سے (اللہ کی راستے میں جان قربان کرنے کے لیے) راہ دیکھ رہے ہیں اور وہ ذرہ (برابر) نہیں بدلے ۔

بے شک اللہ کے رسول ﷺ تمھارے لیے گواہی دیتے ہیں کہ تم قیامت کے دن اللہ کے سامنے شہداء میں سے ہو پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگوں تم ان کے پاس آیا کرو ان کی زیارت کیا کرو ان کو سلام کیا کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ اسے جواب دیں گے

آپ ﷺ ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضى الله عنه ـ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ـ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ ـ إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ (رواہ البخاری ومسلم)
- آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جو بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے —وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون کا فوارہ بہ رہا ہوگا، رنگ خون کا اور خوشبو کستوری کی۔
- عَنْ أنسٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ:إذا وقَفَ العِبادُ لِلْحِساب جاءَ قَوْمٌ واضِعِي سُيُوفِهِمْ عَلى رِقابِهِمْ تَقْطُرُ دَمًا، فازْدَحَمُوا على بابِ الجَنَّةِ. فَقِيلَ: مَن هَؤُلاءِ؟ قِيلَ: الشُّهَداءُ كانُوا أحْياءً مَرْزُوقِينَ (الطَّبَرانِي)
- آپ ﷺ نے فرمایا " جبکہ لوگ حساب کتاب کے لئے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ اپنی گردن پر تلواریں رکھے ہوئے آئیں گے جن سے خون ٹپک رہا ہوگا، یہ لوگ جنت کے دروازے پر جمع ہو جائیں گے، لوگ دریافت کریں گے کہ : یہ کون لوگ ہیں (جن کا حساب کتاب بھی نہیں ہوا، سیدھے جنت میں آگئے)؟ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ شہید ہیں جو زندہ تھے، جنھیں رزق ملتا تھا"

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَال..... قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلي الله عليه وآله وسلم : (إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَي قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟) قَالُوْا: قَتْلٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلي الله عليه وآله وسلم : ((الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَي الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرْقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ (مسند أحمد، سنن النسائي، سنن أبي داؤد)
- ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں: طاعون سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، نمونیہ کے مرض سے مرنے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، دیوار کے نیچے دَب کر مرنے والا شہید ہے، جو عورت حمل یا ولادت میں انتقال کر جائے وہ شہید ہے
- آپ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُظْلَمُ بِمَظْلَمَةٍ فَيُقَاتِلَ فَيُقْتَلَ إِلَّا قُتِلَ شَهِيدًا. جب کوئی مظلوم مسلمان (ظالموں کے خلاف) برسرپیکار ہوتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے۔ (مسند أحمد)
- آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ."اپنے مال کے دفاع میں دم توڑ دینے والا شہید ہے، اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے دوران قتل ہو جانے والا شہید ہے، اپنے دین کو بچاتے ہوئے جان کی بازی ہار جانے والا شہید ہے اور اپنی جان بچاتے بچاتے اللہ کو پیارا ہو جانے والا بھی شہید ہے" (النسائي، أبي داؤد)

شہید اور شہادت کی قسمیں

- گذشتہ سلائیڈز میں مذکور احادیث سے دو طرح کے شہید سامنے آتے ہیں :

1. وہ جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے اپنی جان دے دیں انہیں اصطلاحاً شہدائے حقیقی کہا جاتا ہے
2. دوسرے وہ جن کا ذکر احادیث میں ہوا ہے (مثلاً مطعون، مبطون، غریق وغیرہ) جو میدان جہاد میں تو شہید نہیں ہوتے تاہم احادیث میں ان کی موت کو شہادت قرار دِیا گیا ہے انہیں اصطلاحاً شہید حکمی کہا جاتا ہے (مختلف احادیث میں ایسے شہدا کی ۴۰ سے زیادہ قسمیں مذکور ہیں)

کیا شہید حقیقی اور شہید حکمی اجر میں برابر ہوں گے؟

- احادیث مبارکہ میں شہید کے اجر کے بارے میں جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں علمائے کرام کے نزدیک وہ سب شہیدِ حقیقی سے متعلق ہیں
- احادیث مبارکہ میں مذکور دوسرے شہداء (شہدائے حکمی) بھی شہدا کے درجے میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی درجہ پائیں گے لیکن درجے میں شہدائے حقیقی ہی اعلیٰ درجوں میں ہوں گے دنیا میں بھی شہدائے حکمی پر عام میتوں والے احکام جاری ہوں گے